محمد ایوب قادری

قرآن کریم کی چند قدیم اردو تفاسیر

تفسیر مرادیہ

شاہ مراد اللہ سنبھلی نے پارہ عَمَّ یَتَسَآءَلُوۡنَ کی تفسیر ۱۱۸۴ھ/۱۷۷۰ء میں لکھی ہے۔ اس کا نام "خدا کی نعمت" معروف بہ "تفسیر مرادیہ" ہے۔ خاتمۂ کتاب میں مصنف لکھتا ہے۔

> "حمد اور شکر کا ... لائق ہے، سزاوار ہے، پاک پروردگار کے تئیں جس خداوند نے اپنے فضل و کرم سے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے عَمَّ سیپارے کی تفسیر ہندی زبان میں بیان کروا دیا۔ اس عاصی گنہگار مراد اللہ انصاری سنبھلی قادری نقشبندی حنفی کو یہ خدمت فرما کر توفیق بخش کر .... یہ خیر کا کام پورا کر دیا۔ پھر اس تفسیر کا نام "خدا کی نعمت" مقرر کروایا۔ یہ تفسیر چو بیسویں تاریخ محرم کے مہینے کے جمعے کے دن تمام ہو چکی۔ حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت پر گیارہ سو برس کے اوپر چوراسی برس گذر چکے تھے پچاسی شروع ہوا تھا۔"

یہ تفسیر مطبوعہ بڑی تقطیع کے ۳۲۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ نسخہ ۱۲۶۶ھ/۱۸۴۹ء کا ہے۔ نمونہ

یہ ہے[1]۔

"اَلَّذِیْ هُمْ فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ"

جس میں وہ کئی طرف ہو رہے ہیں یعنی اختلاف کر رہے ہیں شبہے میں اور حیرت میں ڈوبے ہوئے ہیں کبھی کچھ کہیں ہیں اور کبھی کچھ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیغمبری کی خبر دی اور فرمایا کہ میں پیغمبر ہوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھارے اوپر پیغام لایا ہوں یہ پیغام بڑی چیز ہے اور اس کے ایمان لانے میں ہزاروں لاکھوں فائدے تم کو آخرت میں ملیں گے سب خرابیوں سے چھوٹ جاؤگے اس بات پر وہ نادان اختلاف کرتے تھے۔ کوئی کہتا تھا کہ محمدؐ کے دشمن دوانے ہوئے ہیں جن کا اثر ہوا۔ کوئی کہتا کہ اس بہانے سے لوگوں کے اوپر اپنی بزرگی جماتے ہیں اور لوگوں پر اپنے حکم چلانے کی خواہش رکھتے ہیں اور معجزوں کو دیکھ کر کہتے کہ وے ساحر ہوئے ہیں جادوگر ہیں اور قرآن کی آیتوں کو سن کر کہتے کہ وے شاعر ہوئے ہیں طرح طرح کی باتیں بنا بنا کر سناتے ہیں اور لوگوں کو یہ باتیں کہہ کر اپنا تابع کر کر مال دولت لینا چاہتے ہیں اور بعضے کہتے تھے کہ کبھی ہم نے ایسی باتیں سُنی نہیں ان باتوں کو کس طرح مانوں اور کوئی کہتا تھا کہ یہ بڑی مشکل کی بات ہے ہزاروں برس کے مُردے سڑے گلے ہوئے کس طرح زندہ ہوویں گے اس طرح سے وے احمق نادان سب اپنی اپنی نادانی کے سبب ایسی ایسی باتیں آپس میں کہتے تھے اختلاف کرتے تھے کچھ کا کچھ بکتے تھے۔"

تفسیر حقانی

حضرت شاہ حقانی ابن شاہ آل محمد مارہروی (ف ۱۱۴۲ھ / ۳۰-۱۷۲۹ء) قصبہ مارہرہ ضلع ایٹہ

---

[1] تفسیر مرادیہ از شاہ مراد اللہ سنبھلی صفحہ ۸ (بردوان ۱۲۶۶ھ / ۱۸۴۹ء)

میں تقریباً ۱۱۴۵ھ (۳۳-۱۷۳۲ء) میں پیدا ہوئے۔ علوم مروجہ سے بہرہ ور تھے۔ ۱۷ ذی الحجہ ۱۲۱۰ھ (۹۶-۱۷۹۵ء) میں انتقال ہوا۔

شاہ حقانی نے قرآن کریم کی تفسیر اردو زبان میں "عنایت رسول کی" کے نام سے ۱۲۰۶ھ (۱۷۹۱ء) میں لکھی ہے۔ شاہ حقانی اس تفسیر کے متعلق لکھتے ہیں[۱]:-

"حرف حرف کے معنیوں کو اور شان نزول ہر ایک کلمے اور آیت اور سورت کا دریافت کرکے اور سب احوال پیغمبروں کا سمجھ کر موافق وقوف اور عقل اپنی کے ہر ایک کلمے اور آیت اور سورت کے ساتھ مختصر کرکے لکھا داخل کیا تاکہ ان پڑھوں کو جلد سمجھ میں آوئے عبارت طویل کو موقوف کیا کس واسطے کہ دل عالم کے تنگ ہوگئے ہیں زیادہ عبارت کے پڑھنے سے اُلجھتے ہیں تنگ آتے ہیں بلکہ پڑھے ان پڑھوں سے زیادہ جی چھپاتے ہیں۔"

تفسیر کا نمونہ ملاحظہ ہو:-

"رنج میں نہ ڈالے گا خدا تعالیٰ کسی کو مگر موافق طاقت اس کی کے اس کو ہے جو عمل کیا اور اوپر اس کے ہے جو گناہ کیا۔ اے پروردگار میرے عذاب مت پکڑ تو مجھ پر جو بھول جاؤں میں یا خطا کروں میں۔ اے پروردگار میرے اور بوجھ مت دے تو اوپر میرے بوجھ بھاری، جیسے تو نے رکھا تو نے اوپر اس گروہ کے کہ پہلے تھے مجھ سے۔ اے پروردگار میرے اور مت رکھ اوپر سر میرے کے بوجھ جو کہ نہ اٹھا سکوں میں اور درگزر کر خطاؤں میری سے اور بخش تو گناہوں میرے کو اور رحم کر تو اوپر میرے تو ہے خاوند میرا، پھر غالب کر تو مجھ کو اوپر قوم کافروں کے۔"

(آخری آیات سورہ بقرہ)

شاہ حقانی کی تفسیر اور ان کی ایک بیاض مولوی محمد میاں مارہروی کے کتب خانے

---

[۱] ملاحظہ ہو نمونہ منثورات اردو از علی احسن مارہروی صفحہ ۸۲ (علی گڑھ ۱۳۴۹ھ ۱۹۳۰ء)

میں ۱۳۴۶ھ/۱۹۲۷-۲۸ء تک موجود تھی۔ تفسیر کی آسان اور سلیس زبان ہے۔ مضاف، مضاف الیہ سے پہلے اور مفعول فعل کے بعد آیا ہے۔

تفسیر رؤفی

شاہ رؤف احمد بن شیخ شعور احمد حضرت مجدد الف ثانی کی اولاد میں تھے ۱۲۰۱ھ میں پیدا ہوئے۔ تاریخی نام رحمان بخش ہے۔

علوم مروجہ کی تحصیل کرنے کے بعد شاہ درگاہی رامپوری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اکتساب فیض کیا۔ حدیث کی سند شاہ سراج احمد مجددی سے حاصل کی۔ بعض اعمال و اوراد کی اجازت حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی سے حاصل کی۔ شاہ درگاہی کے انتقال کے بعد شاہ غلام علی دہلوی سے فیض حاصل کیا۔

شاہ رؤف احمد کی سلوک و تصوف میں متعدد تصنیفات ہیں۔ جن میں سے دار المعارف جواہر علویہ، مراتب الوصول، رسالہ صادقہ مصدوقہ اور سلوک العارفین قابل ذکر ہیں۔ شاہ رؤف احمد نے اردو نثر میں دو کتابیں ارکان اسلام اور مرغوب القلوب فی معراج المحبوب (معراج نامہ) لکھی ہیں اور نظم میں مثنوی یوسف زلیخا لکھی ہے۔ ان کے علاوہ شاہ صاحب نے قرآن کریم کی مکمل تفسیر دو جلدوں میں لکھی ہے۔ یہ تفسیر ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۳ء میں لکھنی شروع ہوئی اور ۱۲۴۸ھ/۱۸۳۲ء میں مکمل ہوئی۔ تفسیر بمبئی میں متعدد بار چھپ چکی ہے۔

شاہ رؤف احمد رافت تخلص کرتے تھے اور شاعری میں جرات سے مشورہ تھا۔ ۱۲۴۹ھ/۱۸۳۴ء میں انتقال ہوا۔[1]

نمونہ تفسیر ملاحظہ ہو۔[5]

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

مالک ہے قیامت کے دن کا۔ اور کوئی ایسا نہیں ہے کہ مالک کہو اوس دن کا۔ سب کو اپنی اپنی پڑے گی۔ اور سب اپنی اپنی بلا میں مبتلا

---

[5] تفسیر رؤفی از شاہ رؤف احمد صفحہ ۵ (مطبع نامی بمبئی ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۷ء)

ہوں گے ۔ ماں ، باپ ، بھائی ، بیٹا ، ماموں ، چچا ، دوست ، آشنا ، امیر ، فقیر ، دولت مند ، کنگال ، سب کے سب موافق اعمالوں کے سراسیمہ ششدر ، حیران ، پریشان کھڑے ہوں گے ۔ کوئی کسی کی مدد مساعدت نہ کر سکے گا ، اگرچہ یہاں بھی دُنیا میں کوئی کسی کو نفع ضرر نہیں پہنچا سکتا ہے بغیر حکم اس کے کے ۔ لیکن ظاہر میں ایک دوسرے کا آپس میں ممد و معاون ہوتا ہے ۔ اور ملکیت کرتا ہے اپنی اپنی ملک کی جس کسی کو حق تعالیٰ نے عنایت فرمائی ہے اور اوس دن قیامت کے نہ کسی کے کچھ ملک میں ہوگا اور نہ کوئی کسی چیز پر تصرف کر سکے گا مگر وہی اللہ کہ موصوف ساتھ اون صفات کاملہ کے ہے ، بادشاہ ہوگا اوس دن کا ، جو چاہے گا وہ کرے گا ۔ کسی کو مجال انحراف کی نہ ہوگی اور اگر بخشے گا جنت میں جائیں گے اور اگر نعوذ باللہ منہا عذاب کرے گا دوزخ میں جلیں گے پس اوسی کی عبادت کیا چاہیے اور شریک کسی کو بیچ عبادت کے نہ کیا چاہیے "

تفسیر لکھتے وقت شاہ رؤف احمد نے جن امور کو ملحوظ خاطر رکھا ہے ان کا خلاصہ یہ ہے کہ اس میں قدیم کتب تفاسیر ، احادیث اور فقہ سے مدد لی گئی ہے ۔ اپنی رائے کو دخل نہیں ہے ۔ اُردو عبارت کو بامحاورہ بنانے کی کوشش کی گئی ہے ۔ تعظیم و تکریم کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں ۔ تصوف کے بیان میں کتب تصوف سے مدد لی گئی ہے ۔ مؤلف نے خود بھی بعض رموز و نکات کا اضافہ کیا ہے ۔ حسب موقع کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے ۔

رسالہ "ارکان اسلام" ایک مختصر سا رسالہ ہے اس میں اسلام کے پانچوں ارکان کا بیان ہے ۔ رسالہ چھپ چکا ہے ۔

نمونہ ملاحظہ ہو [۱]

"پانچ بنائیں اسلام کی ہیں : کلمہ ، نماز ، روزہ ، حج ، زکوٰۃ ۔ اوّل

---

[۱] ارکان اسلام از شاہ رؤف احمد ۲ (مطبع نظامی کان پور ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۹ء)

آدمی کو فرض ہے کہ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھے زبان سے اور دل سے اوس کے معنوں میں اعتقاد رکھے کہ نہیں کوئی لائق پوجنے کے مگر خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے اللہ کے ہیں۔ جو لائے ہیں اللہ کی طرف سے لائے ہیں۔ اور جو کہتے ہیں سچ کہتے ہیں۔ اور اللہ ایک ہے اپنی ذات، وصفات میں۔ اور فرشتے بندے اللہ کے ہیں، پاک ہیں گناہوں سے۔ نہ مرد ہیں نہ زن ہیں۔ اور کتابیں خدا نے کہ پیغمبروں پر اتاری ہیں توریت، انجیل، زبور، فرقان اور سوا ان کے سچ ہیں۔ اور سب انبیاء اور رسول برحق ہیں۔ اور نیکی، بدی پیدا کی ہوئی اللہ کی ہے۔ لیکن نیکی سے راضی ہے اور بدی سے ناخوش ہے اور اٹھنا قبروں سے بعد موت کے حق ہے۔"

مرغوب القلوب فی معراج المحبوب کا نمونہ ملاحظہ ہو:[۵۱]

راویانِ احادیث اور عاملانِ تواریخ وسیر نے لکھا ہے کہ فرمایا اوس مالکِ دوسرا حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعد مشاہدہ درکاتِ دوزخ کے بارگاہِ معلی سے کبریائے مطلق میں جاکر حاضر ہوا میں خطاب ہوا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نعیم بہشت اور شدائد دوزخ کے دیکھے تونے۔ عرض کیا میں نے الٰہی ان نعمتوں کا بھی شمار تو ہی جانے اور ان شدائد سے بھی تو ہی بچاوے۔ حکم ہوا کہ اب جا خلق کو ساتھ ایمان اور نعیم جنّات کے دلالت کر اور عذاب آتش اور شدائد دوزخ سے ڈرا۔ اور وقت رخصت کے کئی نصیحتیں فرمائیں۔"

انداز تحریر قدیم ہے۔ مضاف، مضاف الیہ سے پہلے آیا ہے۔ فارسی تراکیب ولغات کا غلبہ ہے۔ بعض جگہ قافیوں کی رعایت بھی ہے۔

۵۱؎ مرغوب القلوب از شاہ رؤف احمد صفحہ ۲۱۶ (مطبع اعظم رائے دہلی۔ ۱۲۷۲ھ ۱۸۵۵ء)

تفسیر مولوی اکرام الدین دہلوی

مولوی اکرام الدین دہلوی نے شاہ عبدالعزیز دہلوی (ف ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء) سے استفادہ کیا تھا۔ ۱۸۲۴ء کے بعد دہلی سے الٰہ آباد پہنچے اور وہیں عطاری کی دکان کھول لی۔ جب سید احمد شہید الٰہ آباد تشریف لائے تو انھوں نے مولوی اکرام الدین کو درس قرآن کا حکم دیا۔

مولوی اکرام الدین نے ۱۲۴۲ھ/۱۸۲۶ء میں سورہ فاتحہ کی تفسیر لکھی۔ اس کے آغاز میں وہ لکھتے ہیں :- [۱]

"بندہ ضعیف حقیر کمترین اکرام الدین محتاج الی رحمۃ للعالمین کو اکثر مسلمان بھائی خصوصاً میر حسین علی نے اس بات پر رغبت دلائی کہ اگر سورۂ فاتحہ کے فوائد زبان ہندی میں بیان ہو جائیں تو بیشتر مسلمانوں کو اپنی نماز کا مزہ حاصل ہو جائے کیونکہ ہر نماز میں اس سے کام ہے اور اس سورہ کا ام الکتاب نام ہے سو اس واسطے اس کا بیان کرنا بہت ضرور ہے اور تمام قرآن کا بیان کرنا کس کا مقدور ہے۔ بعد اصرار ان لوگوں کے اس فقیر نے جس قدر نکات ام الکتاب کے اس فقیر کے خیال میں آئے وہ ان اوراق پر لکھنے میں آئے۔ اکثر اقوال تفسیر عزیزی سے اس میں لکھے ہیں اس واسطے کہ اس فقیر کو وہ اقوال بہت بھائے ہیں .... اور اس مختصر کا نام "تحفۃ الاسلام" ہے۔ الحمد للہ یہ رسالہ ۱۲۴۲ھ غرہ محرم میں تمام ہوا"

تفسیر کا نمونہ درج ذیل ہے :- [۲]

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

یعنی دکھا ہم کو راہ سیدھی اور راہ سیدھی سے مراد اس جگہ راہ قرآن اور حدیث کی ہے کہ جو خالی ہے بدعت سے اور عصیان سے لیکن ہر

۱- زندگیوں کا ہمالہ، از مولوی امداد صابری صفحہ ۱۲ (دہلی ۱۹۴۹ء)

۲- تحفۃ الاسلام از مولوی اکرام الدین دہلوی صفحہ ۲-۳

شخص اپنی راہ کو سیدھی جانتا ہے۔ اسی واسطے آگے فرمایا کہ مطلق راہ طلب نہ کرو بلکہ یوں کہو صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ "

جواب محمدیہ

مولوی اکرام الدین کے عیسائیت کے ردّ میں ایک کتاب "جواب محمدیہ" ۱۲۴۵ھ ۳۰-۱۸۲۹ء میں لکھی جس کا ایک قلمی نسخہ مولوی امداد صابری کے کتب خانہ میں ہے۔ یہ کتاب مد... کے کسی پادری کے رسالہ عیسوی کا جواب ہے [۱]

---

[۱] تحفۃ الاسلام صفحہ ۶۸

شاہ ولی اللہؒ کی تعلیم (اردو)

از

پروفیسر غلام حسین جلبانی

پروفیسر جلبانی ایم اے، سابق صدر شعبہ عربی سندھ یونیورسٹی کے برسوں کے مطالعہ و تحقیق کا نچوڑ یہ کتاب ہے۔ اس میں مصنف نے حضرت شاہ ولی اللہؒ کی پوری تعلیم کا احصاء کیا ہے اور اس کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل بحثیں کی ہیں۔

پہلا ایڈیشن ختم ہوگیا تھا اور قدردان پڑھنے والوں کے اصرار پر دوسرا ایڈیشن شائع کردیا گیا ہے۔ معیار طباعت کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

قیمت :- دس روپے

ملنے کا پتہ

شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر - حیدرآباد - سندھ